مسلمانوں کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ اگر ان غلط اندیش لوگوں کی رہنمائی قبول کر کے علماء حق سے تعلق منقطع کر لیا گیا تو اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں ہوگا کہ وہ ہلاکت سے بہت قریب ہو جائینگے۔ اور اُن کی عملی سرگرمیاں صرف ایک غریب بیوہ کی آہ بن کر رہجائیگی۔

سیاسی اختلافات ہمیشہ ہنگامی اور وقتی ثابت ہوتے ہیں، شدید غلطی ہوگی اگر مسلمانوں نے سیاسی بحران کے اس دور میں اپنے سچے اور حقیقی رہنماؤں کی مذہبی قیادت کو فراموش کر دیا۔ اگر اُن کی سیاسی بصیرت اُنھیں کسی خاص سیاسی مسلک کی تائید کے لیے مجبور کرتی ہے تو وہ خوشی سے اُس کی حمایت کریں لیکن "علماء حق" کے "اقتدار اعلیٰ" سے بغاوت کا خیال ہمیشہ کے لیے دماغ سے نکال دیں۔ یہی مسلکِ قویم ہے اور یہی طریق کار ملت کے لیے مفید ہے۔

اس سلسلہ میں ہم کو یہ لکھتے ہوئے بڑی مسرت محسوس ہوتی ہے کہ امسال "جمعیۃ علماء ہند" کا گیارہواں اجلاس ۳، ۴، ۵، ۶ مارچ کو دہلی میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ ہندوستان کے دور دراز گوشوں سے سیکڑوں علماء جو مجلس مرکزیہ کے ممبر ہیں اس اجلاس میں شریک ہوئے، اور سبجکٹ کمیٹی کے جلسوں میں شریک ہو کر مسائلِ زیرِ بحث میں بڑی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔ یہ اُن بوریہ نشین علماء کی جماعت تھی جو ۱۹۱۹ء سے اب تک ہر موقع پر اسلامیانِ ہند کی صحیح رہنمائی کرتی رہی ہے۔ سب کے سب اسلامی وضع میں ملبوس، انداز نشست و برخاست میں اسلامی اطوار نمایاں صورتوں سے منکسر، عمل میں سرگرم، جسم پر سادہ لباس، قلب حق کی گرمی سے شمع فروزاں، نیتوں میں خلوص، عزائم میں راسخ، مسلسل پانچ چھ دن تک اسلامی و ملکی مسائل پر بحث ہوتی رہی، اور بالآخر انتہائی غور و فکر کے بعد متعدد تجاویز منظور ہوئیں، تمام تجاویز میں جو حقیقت قدر مشترک کے طور پر نمایاں ہے وہ یہ ہے کہ حضرات علماء کسی وقت بھی اپنی جماعتی ہستی کو کسی جماعت میں مدغم نہیں کر سکتے۔